حافظ زاہد حسین رشیدی

مولانا زاہد الراشدی کی مجلس میں

مخدوم ومحترم حضرت علامہ زاہد الراشدی زید مجدہم کے ساتھ عقیدت ومحبت کا تعلق تو ہے ہی، علاوہ ازیں باہم رشتہ داری کی ایک ڈوری بھی بندھی ہے جو میرے لیے استفادہ کے مواقع پیدا کرتی رہتی ہے۔ حضرت المخدوم مدظلہ کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا حافظ عبدالحق خان بشیر نقشبندی مدظلہ میرے ہم زلف ہیں۔ چنانچہ بعض مواقع پر اس واسطہ سے حضرت علامہ مدظلہ تک بے تکلف رسائی ممکن ہو جاتی ہے اور یہ طالب علم اظہار مافی الضمیر کی جسارت کے ساتھ ساتھ آں محترم کی شفقتیں اور محبتیں بھی سمیٹتا ہے۔

عشاقِ زلف زندہ جاوید کیوں نہ ہوں
ہاتھ آ گیا ہے سلسلہ عمرِ دراز کا
(عزیز نواب عبدالعزیز خان)

۲۲ر اپریل ۲۰۱۲ء، حضرت مولانا حافظ عبدالحق خان بشیر نقشبندی زید مجدہم کے بڑے فرزند، عزیز محترم مولانا احسن خدامی سلمہ کے ولیمہ اور دختر نیک اختر سلمہا کے نکاح ورخصتی کی تقریب میں حضرت علامہ راشدی حفظہ اللہ سے چند ایک پہلوؤں پر گفتگو ہوئی جو اس خیال سے قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے کہ شاید افادۂ عام کا باعث ثابت ہوں۔

(۱) رسمی علیک سلیک اور دریافت خیریت کے بعد حضرت مخدوم مدظلہ نے ہمارے دیرینہ دوست مولانا عبدالرحیم چاریاری مدظلہ کے بیٹے کی خیریت و دستیابی کے متعلق استفسار فرمایا جو گزشتہ چند ہفتوں سے لاپتہ ہے۔ (مولانا چاریاری صاحب کے اس بیٹے کا نام علی حیدر تھا جسے شہید بھی کر دیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون) حضرت علامہ کے لہجے میں ہمدردی، اپنائیت اور تشویش نمایاں تھی۔ اظہارِ افسوس بھی کر رہے تھے اور دعائیں بھی۔ یاد رہے کہ مولانا چاریاری مدظلہ نے حضرت علامہ پر تنقید کرتے ہوئے ایک کتاب تیار کی اور اسے اپنے ادارہ کی طرف سے شائع کرتے ہوئے مزید ''نوازشات'' کا عزم ظاہر کیا۔ اپنے مخالفین کی بابت یہ طرزِ عمل یقیناً دل گردے کا کام ہے جو سنت نبویہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام کا عملی نمونہ بھی ہے اور ہم چھوٹوں کے لیے بہترین سبق بھی......

(۲) حضرت مولانا راشدی مدظلہ الشریعہ اکادمی کے پلیٹ فارم سے تحمل و برداشت کے ساتھ مذہبی وملکی ایشوز پر تبادلۂ خیال اور مباحثہ ومکالمہ کا جدید اسلوب متعارف کروا رہے ہیں جس کی افادیت بھی تسلیم ہے اور بعض منطقی نتائج پر

تحفظات بھی ہیں۔تاہم روایتی مذہبی حلقے میں اس کی پذیرائی نہ ہونے کے برابر ہے۔

راقم نے حضرت علامہ سے گزارش کی:

''الشریعہ'' سے جو اسلوب آپ متعارف کروار ہے ہیں، اس سے روایتی مذہبی حلقے کو ایک خاص قسم کی ''وحشت'' کیوں ہے؟ اور اس کے تدارک کے لیے آپ کیا کر رہے ہیں؟''

حضرت علامہ نے مخصوص مسکراہٹ کی آمیزش کے ساتھ فرمایا:

''میری عادت یہی ہے کہ تقاریب میں کسی خاص عنوان کے تحت ہی گفتگو کرتا ہوں۔لہٰذا ''الشریعہ'' کا اسلوب کبھی زیر بحث نہیں لاتا، البتہ نجی مجالس میں علماء کرام سے بات چیت ہوتی رہتی ہے۔اشکالات دور کرتا ہوں اور وہ مطمئن بھی ہوتے ہیں۔تاہم اس کی بنیادی وجہ مطالعہ کی خوفناک حد تک کمی ہے۔جب مطالعہ کا ذوق ہی نایاب ہے تو کہاں تقابلی مطالعہ اور کہاں سنجیدہ بحث و تمحیص؟''

طالب علم نے رائے دی کہ آپ مختلف سیمینارز، کانفرنسز اور دستار فضیلت سمیت دیگر عوامی اور روایتی مذہبی حلقے کی تقاریب سے مخاطب ہوئے ہیں۔آپ اپنی فکر کو یہاں زیر بحث لایا کریں تا کہ یہ ''وحشت'' دور ہو اور دلیل سے اختلاف رائے کا حوصلہ وجذبہ پروان چڑھ سکے۔

(۳) اہل تشیع اور اہل سنت والجماعت کے مابین جملہ نزاعی مسائل میں ایک اہم اور اصولی مسئلہ ''امامت و خلافت'' کا ہے جس پر جانبین کی طرف سے بہت کچھ رقم ہے۔تاہم اس میدان میں کام کرنے والے سنی نوجوان بھی اس سے کم اہمیت کے حامل مسائل میں مصروفِ عمل ہیں اور ''امامت وخلافت'' کے عنوان پر وہ توجہ نہیں دے پاتے جو اس کا حق ہے۔اس کی ایک وجہ شاید موجود لٹریچر کا قدرے مشکل اسلوبِ تحریر واستدلال ہے۔

حضرت علامہ راشدی مدظلہ نے جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی کے فضلاء سے مسلسل تین روز ''خلافت'' کے عنوان پر خطاب کیا جس کی روئیداد روزنامہ اسلام ۳۰، ۳۱ جنوری اور یکم فروری ۲۰۱۲ء میں ''اسلامی خلافت — دلیل وقانون کی حکمرانی'' کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔بہت سے دوستوں کا خیال ہے کہ امامت وخلافت کے مسئلہ پر جس آسان اور عام فہم انداز میں یہ گفتگو کی گئی ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ہمیں پہلی دفعہ اس مسئلہ کی اہمیت کا بھی ادراک ہوا اور یہ بھی علم میں آیا کہ اس پر اہل تشیع سے گفتگو یا اس عنوان پر عوام سے خطاب انتہائی آسان ہے۔البتہ تشنگی برقرار ہے۔

راقم نے حضرت علامہ سے درخواست کی کہ اس موضوع پر تفصیلی مقالہ تحریر فرمائیں، خدا کرے کہ انہیں فرصت دستیاب ہو اور یہ اہم کام پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے۔اللّٰہم آمین۔

(۴) سنی، شیعہ کشمکش کے حوالہ سے مشرق وسطیٰ میں اہل تشیع کی سرگرمیوں اور پاکستان میں نصاب تعلیم میں تبدیلی سمیت دیگر معاملات میں اہل تشیع کی پیش قدمی اور اہل سنت کی زبوں حالی پر علامہ راشدی مدظلہ نے روزنامہ اسلام ۱۳/ مارچ ۲۰۱۲ء میں ''علیحدگی کے نتائج پر بھی غور کر لو'' کے عنوان سے ایک کالم تحریر کیا تھا جس میں آں محترم نے انتہائی پتے کی بات تحریر فرمائی تھی:

''اس موضوع پر سنجیدگی کے ساتھ کام کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ معروضی صورت حال اور مستقبل کے امکانات وخدشات کا گہرائی کے ساتھ جائزہ لیا جائے اور عقائدِ اہل سنت کے تحفظ، ناموسِ صحابہ کرامؓ کے تحفظ ودفاع